سوال

(70) نبی علیہ السلام کا جنازہ صرف نو آدمیوں نے پڑھا تھا، یہ کہاں تک صحیح ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شیعہ عالم فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کا جنازہ صرف نو آدمیوں نے پڑھا تھا، یہ کہاں تک صحیح ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شیعوں کے مشہور قبل وکعبہ جناب سید ذاکر حسین جعفر لکھنوی نے بقول ان کے پچاس سے زیادہ مستند عربی، فارسی، انگریزی اور اردو تاریخوں کو پیش نظر رکھ کر اپنی کتاب ''تاریخ اسلامی'' تصنیف کی ہے، وہ جلد اول صفحہ ۲۰ پر حضور ﷺ کے انتقال کے متعلق لکھتے ہیں، ۲ ربیع الاول، یوم دوشنبہ (سوموار) کو بوقت دوپہر انتقال فرمایا، دوسرے دن منگل کا دن گذر کر شب چہارشنبہ آدھی رات کو جس حجرہ میں وفات پائی وہیں دفن ہوئے، دفن میں تاخیر (جنازہ) کی وجہ سے ہوئی، کیونکہ جوق درجوق لوگ دس دس کی تعداد سے حجرہ میں جا کر نماز پڑھتے تھے، یہ کچھ شیعہ امام طبری جلد اول صفحہ ۱۳۲ مطبوعہ حیدر آباد دکن لکھتا ہے کہ آپ ﷺ پر کئی روز تک نماز پڑھی گئی، لوگ آتے تھے، اور علیحدہ علیحدہ نماز پڑھتے تھے، آپ شب چہارشنبہ میں کچھ رات گذرنے پر دفن کیے گئے، آپ کے نیچے آپ کے چارجامہ کا ایک ٹکڑا ڈال دیا گیا، آپ کی قبر ہموار بنائی گئی، کوہان شیر کی طرح نہیں بنائی گئی، اب جوق درجوق دس دس جانے والوں کو حساب کم ازکم ۳۶ گھنٹہ میں زیادہ سے زیادہ ۳ منٹ فی باری لگایا جائے، تو جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد سات ہزار دو سو بتیس ہے، آپ سات کی بجائے چھ، پانچ حد چار ہزار کر لیویں، نہ کہ صرف نو آدمیوں نے جنازہ کی نماز پڑھی معلوم ہوتا ہے، سید ذاکر حسین کے پچاس مؤرخ اور طبری سب سے چھوٹے تھے، اصل بات رام چندر نے کرشن کو بدھ کو اور بدھ نے اپنے گرو کے ذریعہ کسی افسانہ نویس کے کان ڈال دی، اور چپکے سے سائل کو کہہ دی۔ (اہل حدیث سوہدرہ جلد نمبر ۱۵ شمارہ نمبر ۱۸)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 05 ص 140

محدث فتویٰ